واہ کیا بات
غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی

05-December-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدُوْرُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیران پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عرس مبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارہویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم اُس مُقدَّس ہَستی **کا ذِکرِ خَیر، فضائل و کرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گی، جِنہیں دُنیا **"غَوْثِ اَعْظَم"** کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان پر ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

علم وحکمت کا سمندر

حضرت حافظ ابُو العباس احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علّامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا، ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنی بیان فرمایا، حضرت ابُو العباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت ابُو العباس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد عَلامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر معلوم ہے؟ اور وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی گیارہویں تفسیر بیان فرمائی۔ اس بار بھی میرے پوچھنے پر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیتِ مُبارکہ کی بارہویں تفسیر بیان فرمائی۔ میں نے علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے

لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیت کی بارہویں تفسیر بیان فرمائی، علامہ ابن جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے میرے پوچھنے پر پھر فرمایا: میں اس تفسیر سے بھی واقف نہیں ہوں۔ پھر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی تیرہویں تفسیر بیان فرمائی، پھر چودھویں بیان فرمائی، پھر پندرہویں، سولہویں، پھر اس کے بعد بیس(20) تفسیریں، پھر پچیس(25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس(30) تک پہنچ گئی۔ اور گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علامہ ابنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب یہی ہوتا کہ میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔

تیس تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں۔ اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے قائل کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علامہ ابنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ (بهجة الاسرار، ذكر علمه... الخ، ص ۲۲۴ بتغیر)

مَظہرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظہرِ رِفعتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم
نائبِ احمدِ مُختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم
میرے مرشد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم
حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوث اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۹-۵۶۱)

دونوں اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتی ہے، کئی کئی کتب کا مطالعہ کرتی ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتی ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتی ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور میں آپ کے سامنے بیان کر رہی ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے مگر قربان جایئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذہانت پر کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی علم و حکمت سے بھرپور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سن کر علامہ عبد الرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالم و امام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبت ظاہر ہو رہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے،

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه... الخ، ص ۱۱۸ ملخصاً)

فی زمانہ ہم غوث پاک کی محبت کا دم بھرنے والیاں اپنی حالت پر غور کریں تو ہمیں افسوس کے ساتھ قرآن پڑھنا نہیں آتا، دنیوی تعلیم میں تو مہارت حاصل کی جاتی ہے، زیادہ سے زیادہ کورسز کرنے کا شوق ہوتا ہے لیکن افسوس قرآن پاک سیکھنے کا شوق نہیں۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی نہیں آئی۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتی، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھاتی ہیں کہ وہ انگریزوں کو بھی اِنگلش پڑھا سکے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتیں کہ جس سے یہ بیچارے اپنی نماز دُرست کر سکیں۔

افسوس صد افسوس! ☆ دنیا کا ہر کام سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ ☆ موبائل چلانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ ☆ لوگوں کو بیوقوف بنانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ ☆ کیبل اور ڈش کے چینلز کے بارے میں سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ ☆ کہانیاں اور ڈائجسٹ پڑھنے سیکھ لئے مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ آج ہم نے قرآن کریم کو خوبصورت جزدان میں الماریوں کی زینت بنا کر رکھ دیا، اب صرف خاص مواقع پر ہی قرآن پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے۔

حالانکہ یہ وہ عظیم الشان اور برکت والی کتاب ہے جس کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا، جس کا چھونا اور حتی کہ جس کی زیارت کرنا بھی کارِ ثواب اور عبادت ہے، چنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنَّظْرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ مجید کو دیکھنا عبادت ہے۔ (شعب الایمان، باب

فی بر الوالدین، ۱۸۷/۶، حدیث: ۷۸۶۰، ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود کثرت سے تلاوتِ قرآن کی عادت (Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست احباب اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، کیونکہ اپنے بچوں کو قرآن کریم سیکھانے کی ترغیب، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے: چنانچہ

اولاد کو قرآن سکھائیے

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ، وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ** یعنی اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ (1) اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت (2) میرے اہلِ بیت کی محبت (3) اور تلاوتِ قرآن۔ (جامع الصغیر لسیوطی، باب الھمزہ، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱)

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان و عظمت، آپ کے فضائل و مراتب اور کرامات کے بارے میں سن رہی تھیں، اَوْلیائے کرام میں محبوبِ سُبحانی، غوثِ صمدانی، عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَوْلیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام ہوں یا خواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور

عظیم الشان خاندان سے ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حضرتِ غوثِ اعظم، شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت، یکُم رمضان ۴۷۰ ہجری جمعۃُ المبارک کو جِیلان میں ہوئی۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۸۱) ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی، اسمِ گرامی عبدُالقادر اور کُنیت ابو محمد ہے۔ ☆ مُحیُّ الدِّین، مَحبوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غوثُ الثَّقلَین وغیرہ اَلقابات ہیں۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور (Famous) تھا۔ ☆ آپ کی والدہ کا نام **"سیِّدہ فاطمہ"** ہے۔ والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنیت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبَّار"** تھا۔ (سیرتِ غوث اعظم، ص ۲۷ ملخصاً) ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارک **"سیِّد موسیٰ"** کُنیت **"ابوصالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ ☆ حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسبت سے حَسَنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سیِّد) ہیں۔ ☆ آپ کے والدِ گرامی حضرت سیِّدُنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔ (غوث پاک کے حالات، ص ۱۵)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۵۵)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کا خاندان اور آباء و اجداد کی تو کیا ہی بات ہے وہ تو سارے کہ سارے عزت و عظمت والے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلِیاء، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ اپنی والدۂ محترمہ کے شکمِ اطہر میں تھے تب بھی آپ کا حال سب سے جدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

اَمیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"منّے کی لاش"** میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بچپن کی کرامات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

منقول ہے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں تھے اور والدۂ محترمہ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكِ اللّٰہُ کہتے۔ (منے کی لاش، ص ۳)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمَضَانُ الْمُبارک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہِستہ حَرَکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص ۳)

رونقِ کل اولیا یا غوثِ اعظم دَستگیر
پیشوائے اَصفیا یا غوثِ اعظم دَستگیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر

آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَستگیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل واحسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان وعظمت اور کرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَوْلیاء میں سے کوئی بھی کرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہم پَلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ حضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامات اَعْداد و شُمار سے باہر (Uncountable) ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/۶۱۰ مفہوماً)

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات وکمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نام کی یہ برکت وعظمت اور کرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سن کر حملہ نہیں کرتے، موذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذات کیسی باکرامت اور بلند مرتبہ ہوگی۔ کرامت کسے کہتے ہیں، آیئے! کرامت کی تعریف سنتی ہیں: چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُالوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قِسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو **اِسْتِدراج** کہا جاتا ہے۔ (النبراس شرح شرح العقائد، اقسام الخوارق سبعة، ص ٢٧٢ ملخصاً)

حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول، ١/٢٦٨) کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ وغیرہ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ کرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل وکرم اور احسان تھا کہ اللہ پاک نے آپ کو دیگر اولیاء کرام سے بڑھ کر کرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کر دیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کر دیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفاء دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دور سے مدد کے لئے بلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرما دیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے تو کبھی

اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دور فرمادیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال نیک بنادیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنادیتے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چند کرامات سنتی ہیں: چنانچہ

دل میری مُٹھی میں ہیں

حضرت عُمَر بَزَّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جارہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے، جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہوجاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھاکر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُور غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافحہ کرنے کے لئے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے درمیان ایک ہُجُوم (Crowd) حائل ہوگیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔

(بَہْجَۃُ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۴۸ ملتقطاً)

کُنجیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر　　کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خَزینہ تیرا

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ العالَمِین نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرمادی ہیں، تو اب مہربانی فرمایئے ناں! کہ میرے سینے کو اپنی محبت سے بھر دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! کیا بات ہے ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ربِّ کریم کی عطا سے لوگوں کے دلوں میں آنے والے خیالات کو جان لیتے، ان کے دلوں میں آنے والی خواہشات اور تمناؤں کو پورا فرمادیتے کیونکہ ربِّ کریم نے لوگوں کے دل آپ کی مٹھی میں دے دیئے تھے۔ یقیناً ہم یہ سوچتے ہوں گے کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یاد رکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے **تَعَوُّذ** (اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور **تَسْمِیَہ** (بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنادیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔ (رسالہ منّے کی لاش، ص۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر (2) رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۴) ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار (1000)

رَکعت نفل ادا فرماتے تھے۔(غوث پاک کے حالات، ص۳۲) ☆**ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق و فُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔(بهجة الاسرار، ذكر وعظه، ص ۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سرکارِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی کرامات، فضائل و برکات اور اوصاف کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت و رِیاضت، وِلایت و کَرامت میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه زُہد و تَقْوٰی اور قناعت پسندی میں بھی باکمال تھے، دُنْیَوِی مال و دَولت کے خَواہِش مَند بِالکل نہ تھے، اگر کوئی مالدار شخص (Richman) آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو مال و دَولت پیش کرتا تو آپ قبول نہ فرماتے، بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اصلاح کی کوشش کرتے، چنانچہ

زُہد و تقوٰی

شَیخ ابُو العَبّاس خِضر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بَیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بغداد میں شَیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے مَدرَسے میں تھے، ایک خَلِیفہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خِدمَت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کُچھ نَصیحت فرمایئے اور مال و دولت کی دَس (10) تھیلیاں پیش کیں، جِن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرُورت نہیں، مگر خَلِیفہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصرار کیا، پَس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُس خَلِیفہ سے فرمایا: کیا تُو اللہ پاک سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش

ہو گیا۔(بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ ۔۔الخ، ص ۱۲۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضُور غَوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنیوِی مال و دَوْلت سے بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَوْلت ٹُھکرا دِی، دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد وچاپلوسی کرتے تھے بلکہ ان کو گناہوں میں ملوث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچہ

دو تہائی دِین چلا جاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔(کَشْفُ الْخِفاء، ۲/۲۱۵، رقم: ۲۴۴۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد و چاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، ان کو ہر دم گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہمارے معاشرے (Socity) سے برائیاں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں ہوں گی، ہر طرف **سُنّتوں**

کی بہاریں آجائیں گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں میں** تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، ناراض اسلامی بہنیں آپس میں مِل جائیں گی، رُوٹھی ہوئی مان جائیں گی، گناہ کرنے والیاں نیکیاں کرنے والی بن جائیں گی، نمازیں قضا کرنے والیاں نمازوں کی پابند بن جائیں گی، تلاوتِ قرآن میں سستی کرنے والیاں قرآنِ کریم پڑھنے والی بن جائیں گی، گناہوں کو پھیلانے والیاں نیکی کی دعوت دینے والیاں بن جائیں گی۔ آیئے! مل کر دعا کرتے کرتی ہیں۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا

بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت و ایثار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہدو تقوی، قناعت پسندی ،پرہیز گاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار کا حِصّہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی کسی سائل کا سُوال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے، بلکہ یوں فرمایا تھے کہ

میں نے تمام اَعمال کی تَفْتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفضل کوئی عَمَل نہ پایا۔ کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔ (قلائد الجواھر، ص۳۷)

شَیْخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ

سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔ (قلائدالجواهر، ص۸ ملخصاً)

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد	یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد
مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد	دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد
غمِ شاہ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو	جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد
مجھے اچھا بنا دو مُرشِدی بے شک یقیناً ہیں	مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۳، ۵۴۲)

آیئے! حضور غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی سخاوت اور غریبوں کی مدد سے مُتَعَلِّق ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے صاحبزادے حضرت عَلّامہ سیّد عبد الرزّاق قادری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا بیان ہے کہ جب میرے والدِ بُزرگوار مشہور ہوگئے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے صرف ایک دفعہ حج فرمایا، اس حج کی آمد و رفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں

آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے،(آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر میں میرا گُزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔(بهجة الاسرار، ذكر شي من شرائف اخلاقه، ص۱۹۸)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

غوث رَنج واَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں
آگیا جو بھی غم کا مارا ہے واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۸،۵۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے چند اہم نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند اہم نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:☆ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہے شَریعَت میں تقلید کرکے اور طریقت میں بَیعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔(آداب

مرشدِ کامل، ص۱۳)☆ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِد کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔(آداب مرشد کامل، ص۱۲)☆شیخ جامع شرائط سے بیعت ہونا سنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار منافع وبرکت دین و دنیا و آخرت ہیں۔(فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۷۵)☆پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مریدنی اللہ پاک ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔(آداب مرشد کامل، ص۱۳)☆جو کسی شیخ جامع شرائط سے بیعت ہوچکی ہو تو دوسرے سے بیعت نہ چاہیے (فتاوی رضویہ ،۲۶/۵۷۹) ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی مریدنی بننے میں ایمان کے تحفظ ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔(فکرِ مدینہ، ص۱۶۱) ☆ مریدنی بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (آداب مرشد کامل، ص۲۲)☆ایک مریدنی کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔(فتاوی رضویہ ،۲۱/۵۸۰)☆جس کا کوئی پیر نہیں شیطان اس کا پیر ہے۔(فتاوی رضویہ۲۶/۵۷۵)☆جو مریدنی دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۱۳۶)☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۴) ☆بذریعہ خط بیعت ہوسکتی ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۵)☆بذریعہ قاصد یا خط مریدنی ہوسکتی ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۵) ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجب محرومی برکاتِ دارَین ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۸) ☆ مریدنی کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔(آداب مرشد کامل ص۹۸) ☆ مریدنی کو ہر وقت محتاط اور با اَدَب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔(آداب مرشد کامل ص۷۰)☆حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ فرماتے

ہیں: جب کوئی مریدنی اَدَب کا خیال نہیں رکھتی، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتی ہے جہاں سے چلی تھی۔(الر سالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۹)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد